مکتوبِ چیچہ وطنی

تحریر

رانا عبداللطیف

حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ رحمتہ اللہ علیہ

جولوگ اپنی دنیاوی زندگی میں لوگوں کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھ کر خدمتِ خلق کو اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں وہ اس جہاں سے پردہ کر لینے کے بعد بھی عوام کے دل کی دھڑکن ہوتے ہیں اور یہ تعلق آئندہ نسلوں میں بھی قائم رہتا ہے ایسی ہی ہستیوں میں سے چیچہ وطنی کی ایک بزرگ ہستی حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ کی ہے جو رات کی تاریکیوں میں اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لئے شب بیدار رہتے اور دن بھر مخلوقِ خدا کی خدمت کر کے مطمئن و مسرور نظر آتے ۔ آپ نے 60 سال سے زائد عرصہ مخلوقِ خدا کی خدمت کی ۔ آپ طبی خدمات کے ساتھ ساتھ روحانیت کے اعلی مقام پر بھی فائز تھے اور علاج کے ساتھ ساتھ روحانی طور پر بھی مخلوقِ خدا پر بھر پور توجہ فرما تے تھے یہی وجہ ہے کہ انکے دنیا سے پردہ فرمانے کے دو سال بعد بھی لوگ انہیں ڈھونڈ رہے ہیں ۔ حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ 1927ء کو تحصیل وزیر آباد کے معروف قصبہ دھونکل میں اپنے ننھیالی گھر پیدا ہوئے آپ کے والد حاجی رحمت خاں چیچہ وطنی کے نواحی گاؤں چک 42/12.L کے معروف زمیندار تھے ۔ آپ کے دادا حاجی غلام نبی چیمہ ایک خدا ترس اور نیک صالح انسان تھے برصغیر پاک و ہند کی عظیم روحانی تربیت گاہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے بانی مولانا احمد خاں رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت نے حاجی غلام نبی چیمہ کی شخصیت کو مزید نکھار دیا تھا حکیم حافظ عبدالرشید نے اپنا بچپن زیادہ تر اپنے دادا حاجی غلام نبی چیمہ کے ساتھ گزارا تھا جس کی بدولت قدرتِ خداوندی نے آپ کو دینی تعلیم کی طرف لگا دیا ۔ دینی و دنیاوی اور طبی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے خدمتِ خلق کا آغاز کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ روحانی تشنگی کے لئے خانقاہ سراجیہ کے فیض یافتہ حضرت حاجی جان محمد رحمتہ اللہ علیہ (باگڑ سرگانہ) کی خدمت میں حاضری جاری رہی جہاں حضرت حاجی جان محمد نے آپ کے کمالات دیکھتے ہوئے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت عطا فرمائی 1962ء میں حاجی جان محمد کے انتقال کے بعد آپ نے قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ (خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف) سے سلسلہ بیعت جوڑ لیا اور پھر حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ نے بھی آپ کو اپنی خلافت سے نوازا آپ درحقیقت فنافی الشیخ تھے اور فرماتے تھے کہ یہ جو کچھ ہے صرف اور صرف صحبتِ شیخ کا ہی فیض ہے ، اپنے وقت کے بڑے بڑے اولیاء کرام ، بزرگانِ دین اور مذہبی و سیاسی شخصیات سے آپ کا قریبی اور مخلصانہ تعلق قابلِ رشک ہے اور یہی آپ کی عمر بھر کی کمائی ہے ۔ آپ ضلع ساہیوال میں جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے بانیوں میں سے ہیں ضلع ساہیوال میں مذہبی اور سیاسی طور پر آپ کی شخصیت انتہائی قابلِ احترام تھی تمام مذہبی جماعتوں کی سرپرستی اور بزرگانِ دین کی خدمت آپ کی زندگی کا حصہ بن چکا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ظاہری نمود و نمائش سے ہمیشہ اجتناب کیا ۔ اپریل 2003ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا جس سے آپ کی بائیں جانب مکمل طور پر مفلوج ہوگئی اس کے باوجود آپ نے خدمتِ خلق کا کام جاری رکھا ۔ 2007ء میں آپ نے ادائیگی عمرہ کا ارادہ کیا اور اپنے صاحبزادے حافظ حبیب اللہ چیمہ ، اپنی اہلیہ محترمہ ، اپنی صاحبزادی سمیت دیگر اقربا کے ساتھ حرمین شریفین چلے گئے تین دن مکہ مکرمہ رہنے کے بعد مدینہ منورہ پانچ روز قیام کے بعد یکم جون بروز جمعتہ المبارک صبح سات بجے اچانک اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے جہاں دو جون بعد نمازِ فجر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نمازِ جنازہ کے بعد جنت البقیع کے اس قدیم حصہ میں تدفین ہوئی جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قبور مبارک ہیں ۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تحریک ختمِ نبوت سے وابستگی ۔ خدمتِ خلق اور اپنے مرشدِ کامل سے محبت کے نتیجہ میں اللہ پاک نے آپکو گنبدِ خضرا کے سائے تلے جگہ عطا فرما دی ہے ۔ آپ نے اپنے پیچھے نیک صالح اولاد چھوڑی ہے جو کہ انکے لئے صدقہ جاریہ ہے آپکے بڑے صاحبزادے حاجی عبداللطیف خالد چیمہ تحریکِ آزادی ہند کی معروف جماعت مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور تحریکِ ختمِ نبوت کے سرگرم رہنما ہیں اور تحریکِ ختمِ نبوت کے سلسلہ میں پوری دنیا میں ہونے والے کاموں پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور تحریکِ ختمِ نبوت پر تن من دھن نچھاور کر کے دن رات اپنے کام میں مگن ہیں دوسرے جاوید اقبال چیمہ شہر کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت ہیں آپ کے تیسرے صاحبزادے حافظ حبیب اللہ چیمہ اپنے والدِ محترم کے دینی ، دنیاوی ، طبی اور روحانی مشن کے جانشین ہیں ۔ حافظ عبدالرشید کو ہم سے جدا ہوئے 2 سال ہو چکے ہیں لیکن انکے متعلقین آج بھی ان کے ذکر سے آبدیدہ ہو جاتے ہیں اور اب بھی لوگ اپنے اس مسیحا کو ڈھونڈ تے ہیں #